السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اسلام میں متولی مسجد کے عہدے کا کیا مقام ہے، کیا یہ ایک بد عتی کردار ہے یا امام اور خطیب سے اونچا ہے، جب خلفائے راشدین مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے خطیب تھے تو متولی مسجد کون ہوتا تھا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

مسجد سے متعلقہ ضروریات کی فراہمی کا انتظام وانصرام کرنا تولیت کہلاتا ہے ۔ قرآن مجید نے مشرکین مکہ کا ذکر کرتے ہوئے ان کی تولیت مسجد حرام پر تبصرہ کیا ہے کہ انہیں حجاج کرام کو پانی پلانے اور دیگر امور مسجد بجالانے پر بڑا ناز تھا۔ وہ اس بنا پر اہل ایمان کو بڑی حقارت کی نظر سے دیکھتے تھے ۔ فرمان باری تعالیٰ ہے : ’’کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانے اور مسجد حرام کے آباد کرنے کو اس شخص کے کام کے برابر قرار دیا ہے جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور آخرت پر یقین رکھے اور اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرے اللہ تعالیٰ کے ہاں یہ برابر نہیں ہوسکتے ۔ ‘‘ [۹/التوبہ : ۱۹]

اللہ تعالیٰ نے دوسرے مقام پر ان کا دعویٰ تولیت مسترد کرتے ہوئے فرمایا :

’’ یہ مشرک مسجد حرام کے متولی نہیں ہیں، اس کے متولی تو وہی ہوسکتے ہیں جو تقویٰ شعار ہیں ۔ ‘‘ [۸/الانفال : ۳۴]

ان آیات اور دیگر حقائق کی روشنی میں تولیت کی درج ذیل شرائط ہیں :

تقویٰ شعاری اور پرہیزگاری اس کی بنیادی شرط ہے متولی کو پرہیزگار اور تقویٰ شعار ہونا چاہیے ۔

مساجد دینی معاملات کی بجاآوری کےلئے بنائی جاتی ہیں، اس لئے متولی مسجد کا صاحب علم اور معاملہ فہم ہونا ضروری ہے ۔

مسجد میں ہر قسم کے لوگوں سے واسطہ پڑتا ہے، اس لئے متولی کو مستقل مزاج اور بردبار ہونا چاہیے ۔

اخراجات کے سلسلہ میں امانت دار ہو اور اپنی جیب سے خرچ کرنے کا عادی ہو ۔

ذاتی طور پر اثر ورسوخ والا ہو، تاکہ مسجد کے نظام میں رکاوٹ ڈالنے والوں سے نمٹا جاسکے ۔

چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد نبوت اور خلفائے راشدین کے دور خلافت میں بیت المال کی بنیادیں مضبوط تھیں ۔ مسجد کا نظام چلانے کےلئے چندہ وغیرہ کی تحریک نہیں چلائی جاتی تھی، اس کے علاوہ سادہ سی مسجد بنا کر رشد وہدایت پھیلانے کا کام شروع کر دیا جاتا تھا، امامت وخطابت کے فرائض خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بعد خلفائے راشدین سر انجام دیتے تھے، اس لئے مسجد کا نظام چلانے میں کوئی دشواری پیش نہ آتی تھی ۔ جب سے اہل ثروت حضرات نے مساجد پر خرچ کرنے کو اپنے لئے فخر ومباہات کا ذریعہ بنایا ہے اور اہل علم حضرات نے خطابت وامامت کو ایک پیشے کی صورت قرار دے لیا ہے اس وقت سے مساجد کا داخلی اور خارجی نظام درہم برہم ہوچکا ہے، آج بھی اگر مساجد کا داخلی نظام اہل علم کے پاس ہو اور اخراجات کی ذمہ داری مال دار حضرات قبول کرلیں تو تولیت مساجد کے متعلق وہ سوالات پیدا نہیں ہوں گے جو سائل نے اپنے سوال میں اٹھائے ہیں ۔ اس وضاحت کے بعد ہم کہتے ہیں کہ تولیت مسجد نہ بدعتی کردار ہے اور نہ خطیب اور امام سے اونچا عہدہ ہے، نیز خلفائے راشدین خود ہی مسجد نبوی کے خطیب اور امام تھے اور اس کی تولیت بھی انہی کے پاس تھی، یہ تولیت دنیاوی طور پر باعث فخر ومباہات نہیں بلکہ یہ حضرات اپنے لئے ذریعہ نجات خیال کرتے ہوئے اسے سر انجام دیتے تھے ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2، صفحہ:73